مودودیت

ممتاز مذہبی سکالر مولاناؒ محمد یوسف لدھیانوی علم مجسم مودودی صاحب کی تصانیف پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''وہ جب تہذیب جدید اور الحاد و زندقہ کیخلاف قلم اٹھاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا شیخ الحدیث گفتگو کر رہا ہے اور دوسرے ہی لمحے جب اہل حق کیخلاف خامہ فرسائی کرتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ مولانا نے مسٹر پرویز یا غلام احمد قادیانی کا قلم چھین لیا ہے۔'' (اختلاف امت اور صراط مستقیم ص ۱۲۳ ج ۱)

طالبِ دُعا : فہد علی

مودودیت



تقسیمِ ملک کے بعد ایک مرتبہ حضرت مدنی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضری ہوئی، حضرت نے استفسار فرمایا کہ پاکستان کا کیا حال ہے؟ عرض کیا کہ آج کل پرویزی فتنہ کا وہاں بہت زور ہے۔ سرکاری دفاتر، کالجوں وغیرہ میں طلوعِ اسلام کی بہت اشاعت ہے۔ دینی رجحان رکھنے والے جدید تعلیم یافتہ بااثر لوگ دینی علم نہ ہونے کی وجہ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ حضرتؒ نے فرمایا "یہ تو ختم ہو جائے گا، زیادہ خطرناک مودودی جماعت کا فتنہ ہے۔"

مودودی جماعت کے بارے میں
علماء کرام کے فتاویٰ



1/4

فقیہ العصر حضرت والا مفتی رشید احمدؒ فرماتے ہیں کہ:

"جماعت اسلامی اہل سنت سے خارج ہے اور اپنے مخصوص عقائد کی وجہ سے عام مسلمانوں سے الگ ایک مستقل فرقہ ہے، ان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون جائز نہیں، ان میں رشتے کرنا جائز نہیں، ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔" (احسن الفتاویٰ، ج۱،ص ۳۲۹)

مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند مفتی محمودؒ فرماتے ہیں کہ:

"مولانا ابو الاعلیٰ مودودی اور انکی جماعت کے لٹریچر میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اہل سنت والجماعۃ کے خلاف ہیں۔ کچھ باتیں معتزلہ کی، کچھ خوارج کی، کچھ شیعوں کی، کچھ غیر مقلدین کی اور کچھ منکرین حدیث کی ہیں۔" (فتاویٰ محمودیہ، ج۲،ص ۱۴۴)

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

اللہ پاک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث پاک کی توہین

قارئین کرام صحیح بخاری میں آٹھ بار اور صحیح مسلم میں سترہ بار " کانا دجال " کے بارے میں حدیث آئی ہے، اسلیے ہم اہلسنت والجماعت والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ " کانا دجال " ضرور آئے گا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا، اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آکر قتل کریں گے۔ پر مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆ " یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے "

(ترجمان القرآن، رمضان وشوال ۱۳۶۴ھ، ص ۱۸۶)

☆ " حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی ظاہر ہو جائے یا کسی قریب زمانہ میں ظاہر ہو جائے، لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا"

(ترجمان القرآن، ربیع الاول ۱۳۶۵ھ، ص ۳۱)

قارئین کرام: مودودی صاحب نے کس طرح مزاحیہ انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تکذیب کی ہے، سبحان اللہ کیسی دلیل ہے، اگر شیطان یہی دلیل انکار قیامت سے متعلق مودودی صاحب کے دل میں القاء کر دیتا تو مودودی صاحب فرماتے کہ "اللہ پاک نے تو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ قیامت عنقریب آنے والی ہے مگر دیکھا چودہ سو سال گزرنے پر بھی قیامت نہیں آئی تو اس سے ثابت ہوا کہ قیامت کا خیال محض افسانہ ہے"۔

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی





2/4

مودودیت

معصوم نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی بے انتہا گستاخیاں

☆"حضرت داؤد علیہ السلام کے فعل میں خواہش نفس کا کچھ دخل تھا اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا، اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرماں روا کو زیب نہ دیتا تھا۔" (تفہیم القرآن، ج ۴، ص ۳۲۷، سورہ ص، طبع اول)

☆"اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقعہ پر تنبیہ کی گئی" (تفہیمات، ج ۱، ص ۱۶۱، طبع پنجم)

☆"حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اوریا سے طلاق کی درخواست کی تھی"۔

(تفہیمات، حصہ دوم، ص ۴۲، طبع دوم == ص ۵۶، طبع ۱۷)

اللہ تعالٰی نے تو حضرت داؤد علیہ السلام کو دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح معاشرے کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ مگر مودودی صاحب فرمارہے کہ اللہ کے نبی اس قدر رواج سے متاثر ہوگئے کہ العیاذ باللہ خواہش نفس کا شکار ہوگئے۔ دراصل مودودی صاحب یہودیت کے اثرات سے مغلوب ہو کر انبیاء کرام کی اس کھلی گستاخی اور بے ادبی کے مرتکب ہوگئے۔

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی





مودودیت

مودودی صاحب اور انبیاء کرامؑ

ہم اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام نہ صرف نبوت کے بعد بلکہ نبوت سے پہلے بھی معصوم ہوتے ہیں اور اہل سنت کے نزدیک کسی نبی (علیہ السلام) کے بارے میں کوئی ایسی تعبیر کرنا جائز نہیں جو ان کے مقام رفیع کے شایان شان نہ ہو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے، پورا ذخیرہ حدیث دیکھ لیا جائے ایک لفظ ایسا نہیں ملے گا جس میں کسی نبی کی شان میں کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ کمی ہوتی ہو۔ لیکن مودودی صاحب بڑی بے تکلفی سے لکھتے ہیں کہ:

☆ "عصمت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے لوازم ذات سے نہیں۔۔۔ اور ایک لطیف نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبیؑ سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں۔"

(تفہیمات، حصہ دوم، ص ۵۰، طبع ۶ = ص ۵۷، طبع ۱۷)

☆ "انبیاء کرام سے غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں اور ان کو سزا بھی دی جاتی ہے۔" (رسالہ ترجمان القرآن، ص ۱۵۸، مئی ۱۹۵۵ء)

☆ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فوق البشر ہے نہ بشری کمزوریوں سے بالاتر ہے۔"

(رسالہ ترجمان القرآن، اپریل ۱۹۷۶ء بعنوان: اسلام کس چیز کا علمبردار ہے = خطبات یورپ، ص ۷۸)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر قائم رکھے، ہر قسم کے فتنوں سے اور خاص کر فتنہ مودودیت "نام نہاد جماعت اسلامی" کے فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

4/4

مودودیت

اللہ پاک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث پاک کی توہین

قارئین کرام صحیح بخاری میں آٹھ بار اور صحیح مسلم میں سترہ بار " کانا دجال" کے بارے میں حدیث آئی ہے، اسلیے ہم اہلسنت والجماعت والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ " کانا دجال" ضرور آئے گا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا، اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ کر قتل کریں گے۔ پر مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆ " یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے "

(ترجمان القرآن، رمضان وشوال ۱۳۶۴ھ، ص ۱۸۶)

☆ " حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی ظاہر ہو جائے یا کسی قریب زمانہ میں ظاہر ہو جائے، لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا"

(ترجمان القرآن، ربیع الاول ۱۳۶۵ھ، ص ۳۱)

قارئین کرام: مودودی صاحب نے کس طرح مزاحیہ انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تکذیب کی ہے، سبحان اللہ کیسی دلیل ہے، اگر شیطان یہی دلیل انکار قیامت سے متعلق مودودی صاحب کے دل میں القاء کر دیتا تو مودودی صاحب فرماتے کہ "اللہ پاک نے تو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ قیامت عنقریب آنے والی ہے مگر دیکھا چودہ سو سال گزرنے پر بھی قیامت نہیں آئی تو اس سے ثابت ہوا کہ قیامت کا خیال محض افسانہ ہے"

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

کعبۃ اللہ کی توہین

مودودی صاحب کعبۃ اللہ کی توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"☆ وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا، آج اُسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے، نہ اسلامی اخلاق ہیں، نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ دُور دُور سے بڑی گہری عقیدتیں لیے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں، مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت، گندگی، طمع، بے حیائی، دنیا پرستی، بداخلاقی، بدانتظامی اور عام باشندوں کی ہر طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کے بجائے اور اُلٹا کچھ کھو آتے ہیں۔" (خطباتِ مودودی، ص ۳۱۶، طبع ۳۹)

کیا کعبۃ اللہ کی اس سے زیادہ کوئی اور توہین ہوسکتی ہے؟ مودودی صاحب کی یہ بات پڑھنے سے مسلمانوں کو حج کرنے سے نفرت پیدا ہو گی یا محبت؟

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

مودودی صاحب اور انبیاء کرامؑ

ہم اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام نہ صرف نبوت کے بعد بلکہ نبوت سے پہلے بھی معصوم ہوتے ہیں اور اہل سنت کے نزدیک کسی نبی (علیہ السلام) کے بارے میں کوئی ایسی تعبیر کرنا جائز نہیں جو ان کے مقام رفیع کے شایان شان نہ ہو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے، پورا ذخیرہ حدیث دیکھ لیا جائے ایک لفظ ایسا نہیں ملے گا جس میں کسی نبی کی شان میں کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ کمی ہوتی ہو۔ لیکن مودودی صاحب بڑی بے تکلفی سے لکھتے ہیں کہ:

☆ "عصمت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے لوازم ذات سے نہیں۔۔۔ اور ایک لطیف نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبیؑ سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں۔"

(تفہیمات، حصہ دوم، ص ۵۰، طبع ۶ = ص ۵۷، طبع ۱۷)

☆ "انبیاء کرام سے غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں اور ان کو سزا بھی دی جاتی ہے۔" (رسالہ ترجمان القرآن، ص ۱۵۸، مئی ۱۹۵۵ء)

☆ " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فوق البشر ہے نہ بشری کمزوریوں سے بالاتر ہے۔"

(رسالہ ترجمان القرآن، اپریل ۱۹۷۶ء بعنوان: اسلام کس چیز کا علمبردار ہے = خطبات یورپ، ص ۷۸)

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

معصوم نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی بے انتہا گستاخیاں

☆" حضرت داؤد علیہ السلام کے فعل میں خواہش نفس کا کچھ دخل تھا اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا، اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرماں روا کو زیب نہ دیتا تھا۔" (تفہیم القرآن، ج ۴، ص ۳۲۷، سورہ ص، طبع اول)

☆" اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقعہ پر تنبیہ کی گئی" (تفہیمات، ج ۱، ص ۱۶۱، طبع پنجم)

☆" حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اوریا سے طلاق کی درخواست کی تھی"۔

(تفہیمات، حصہ دوم، ص ۴۲، طبع دوم == ص ۵۶، طبع ۱۷)

اللہ تعالٰی نے تو حضرت داؤد علیہ السلام کو دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح معاشرے کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ مگر مودودی صاحب فرما رہے کہ اللہ کے نبی اس قدر رواج سے متاثر ہو گئے کہ العیاذ باللہ خواہش نفس کا شکار ہو گئے۔ دراصل مودودی صاحب یہودیت کے اثرات سے مغلوب ہو کر انبیاء کرام کی اس کھلی گستاخی اور بے ادبی کے مرتکب ہو گئے۔

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

باقی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی گستاخیاں

حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:

☆ "بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ و اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں متنبہ فرماتا ہے کہ جس بیٹے نے حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیا اس کو محض اس لئے اپنا سمجھنا کو وہ تمہاری صلب سے پیدا ہوا ہے محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے تو وہ اپنے دل سے بے پرواہ ہو کر اس طرز فکر کی طرف پلٹ آتے ہیں جو اسلام کا مقتضا ہے"۔

(تفہیم القرآن، ج ۲، ص ۳۴۴، طبع سوم، ۱۹۶۴ء)

☆ "نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔"

(رسائل و مسائل، حصہ اول، ص ۳۱، طبع دوم == ص ۲۲، طبع ۲۹)

حضرت یوسف علیہ السلام کے ارشاد مبارک (اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَائِنِ الْاَرْضِ) کے بارے میں مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ:

☆ "یہ محض وزیر مالیات کے منصب کا مطالبہ نہیں تھا، جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ ڈکٹیٹر شپ (DICTATORSHIP) کا مطالبہ تھا۔ اور اس کے نتیجے میں سیدنا یوسف علیہ السلام کو جو پوزیشن حاصل ہوئی وہ قریب قریب وہی پوزیشن تھی جو اس وقت اٹلی میں مسولینی کو حاصل ہے۔" (تفہیمات، حصہ دوم، ص ۱۲۲، طبع پنجم، ۱۹۷۰ء)

قارئین کرام: کیا کوئی بھی مسلمان کسی بھی نبی علیہ السلام کی اتنی توہین کر سکتا ہے کہ اللہ پاک کے معصوم نبی کو مسولینی جیسے ظالم کافر کے ساتھ تشبیہ دے۔ کیا اس کے بعد بھی مودودی صاحب گستاخ انبیاء نہیں؟

نوٹ: نئے ایڈیشن میں یہ الفاظ بھی بغیر اعلان کے تبدیل کیے گئے۔

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

قارئین کرام: مودودی صاحب نے اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی علیہ السلام پر بہت بڑے گناہ کا الزام لگا دیا اور اس کو مزید خطرناک اور مؤثر بنانے کے لئے ایک فرعونی کو قتل کردیا کے بجائے "ایک انسان کو قتل کردیا" لکھ دیا اور واضح رہے کہ وہ فرعونی حربی کافر تھا، اس کا قتل ہر لحاظ سے جائز تھا۔

☆ "حضرت یونس علیہ السلام سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں۔ غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا"۔ (تفہیم القرآن، ج ۲، ص ۳۱۲، طبع سوم، ۱۹۶۴ء)

نوٹ: مودودی صاحب کا یہ جملہ طبع سوم (تیسرے ایڈیشن) کا ہے، بعد کے ایڈیشنوں میں یہ جملہ تبدیل کیا گیا پر اس تبدیلی کا کوئی اعلان نہ کیا گیا تاکہ لوگوں کو صحیح صورت حال معلوم ہوتی اور جن لوگوں کے پاس پہلے والے ایڈیشن ہیں وہ بھی گمراہ نہ ہوتے۔ اے کاش کہ مودودی صاحب اپنی غلطی مان کر توبہ کرتے، مگر مودودی صاحب اپنی غلطی کبھی بھی نہیں مانتے تھے۔ نئے ایڈیشن میں خاموشی سے بات تو تبدیل کر لیتے تھے پر برسرِ عام اعلان کر کے اپنی غلطی تسلیم نہیں کرتے تھے۔

☆ "موسیٰ علیہ السلام کی مثال اس جلد باز فاتح کی سی ہے جو اپنے اقتدار کا استحکام کیے بغیر مارچ کرتا ہوا چلا جائے اور پیچھے جنگل کی آگ کی طرح مفتوحہ علاقہ میں بغاوت پھیل جائے"۔

(رسالہ ترجمان القرآن، ص ۵، ستمبر ۱۹۴۶ء، ج ۲۹)

☆ "پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھئے جس سے وادی مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح نہ تھا"۔

(رسائل و مسائل، حصہ اول، ص ۳۱، طبع دوم == ص ۲۲، طبع ۲۹)

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

مودودی صاحب کے نزدیک صحابہؓ معیارِ حق نہیں

ہم اہلسنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحابہ کرامؓ معیارِ حق ہیں یعنی صحابہ کرامؓ نے جو کہا اور جو کیا وہ ہمارے لیے مشعل راہ اور حجت ہے۔ صحابہ کرامؓ کے معیارِ حق ہونے پر قرآن کی آیات، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کا اجماع ہے۔ مگر مودودی صاحب کے نزدیک صحابہ کرامؓ معیارِ حق نہیں، مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆ "رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیارِ حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے، کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو ہر ایک کو خدا کے بتائے ہوئے اسی معیار کامل پر جانچے اور پرکھے، اور جو اس معیار کے لحاظ سے جس درجہ میں ہو اس کو اسی درجہ میں رکھے۔"

(دستور جماعت اسلامی پاکستان۔ ص ۱۴)

اس کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں جو زہر مودودی صاحب سے "تجدید واحیائے دین، خلافت وملوکیت اور تفہیم القرآن" وغیرہ میں نکلا ہے اسے ہم خالص شیعت کا ہی ذہن سمجھتے ہیں۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆ "چنانچہ یہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دیکر ان سے بیاہ دینے پر آمادہ ہو گئے تھے"

(تفہیمات، حصہ دوم، حاشیہ، ص ۳۵، طبع دوم == ص ۴۷، طبع ۱۷)

دنیا بھر کے مسلمان صحابہ کرامؓ کی اس قربانی کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی محبت اور عشق وفدائیت کا ثمرہ قرار دیتے ہیں، جبکہ مودودی صاحب نے اس کو یہودی اخلاق کا اثر بتایا ہے۔

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

ذوالنورین حضرت عثمان غنیؓ پر مودودی کے جھوٹے الزامات

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوہرے داماد حضرت عثمان غنیؓ پر تنقید کرتے ہوئے مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆"حضرت عثمانؓ جن پر اس کار عظیم (خلافت) کا بار رکھا گیا تھا، ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے جلیل القدر پیشرؤں کو عطا ہوئی تھیں۔ اس لئے جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی کے اندر گھس آنے کا راستہ مل گیا۔" (تجدید واحیائے دین، ص ۲۳)

مودودی صاحب اور اس کی جماعت اسلامی کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں تو خلافت کی سو فیصد اہلیت نظر نہیں آئی، مگر ان کی جماعت کو ضیاء الحق کی ذات میں کبھی کوئی خامی نظر نہیں آئی۔ حتیٰ کہ جماعت اسلامی نے ضیاء صاحب کے جعلی ریفرنڈم کی دل وجان سے تائید کی تھی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہوئے مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆"لیکن ان کے بعد جب حضرت عثمانؓ جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے۔ انہوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے اہم عہدے عطا کئے اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایات کیں جو عام طور پر لوگوں میں ہدف اعتراض بن کر رہیں۔ مثال کے طور پر انہوں نے افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس (پانچ لاکھ دینار) مروان کو بخش دیا"۔ (خلافت وملوکیت، صفحہ وحاشیہ ۱۰۶، طبع دوم)

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

مودودی صاحب نے مندرجہ بالا الزام پر حاشیہ میں تاریخ ابن خلدون کا بھی حوالہ دیا ہے جو کہ صراحتاً جھوٹ، بددیانتی اور خیانت پر مبنی ہے، حالانکہ ابن خلدون نے دو جگہ اس واقعہ کو ذکر کیا ہے اور اس الزام کی ان الفاظ سے سختی سے تردید کی ہے "وبعض الناس یقول اعطاہ ایاہ ولا یصح" (ترجمہ: بعض لوگ الزام دیتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے ان کو یہ خمس دیا اور یہ صحیح نہیں ہے۔) اور یہ بھی ملحوظ رہے کہ مودودی صاحب کے اس شیعی الزام کا جواب خود حضرت عثمانؓ نے دیا ہے کہ: "میں نے جو کچھ دیا اپنے پاس سے دیا میں مسلمانوں کے مال کو نہ اپنے لیے جائز سمجھتا ہوں اور نہ کسی بھی شخص کے لئے" (تاریخ طبری، ج ۵، ص ۱۰۳)

ہم اہلسنت والجماعت کو تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں "خلافت وملوکیت" کا بیان پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ یہ کس شخص کا تذکرہ ہے۔ یہ کون شخص ہے جو بیت المال اُٹھا اُٹھا کر اپنے اعزہ واقارب کو دے رہا ہے۔ ہم نے تو ساری عمر یہی پڑھا تھا کہ انہوں نے اپنا ذاتی مال اُٹھا اُٹھا کر اُمت میں تقسیم کیا تھا۔ یہ تو مال کے معاملے میں ہمیشہ غنی رہے ہیں، ان کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے غنی کا لقب بھی ملا تھا۔ اب کیا ان کے بارے میں مان لیا جائے کہ وہ امت کا مال اُٹھا اُٹھا کر اعزہ میں تقسیم کر رہے ہیں۔ یہ تو سبائیوں بلوائیوں کا الزام تھا مودودی صاحب اس الزام کی تصدیق کر رہے ہیں۔

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

خال المؤمنین کاتب وحی حضرت امیر معاویہؓ پر مودودی کا جھوٹا الزام

ام المؤمنین ام حبیبہؓ کے بھائی یعنی تمام مسلمانوں کے ماموں حضرت امیر معاویہؓ پر جھوٹا الزام لگاتے ہوئے مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆ "ایک اور نہایت مکروہ بدعت حضرت معاویہؓ کے عہد میں یہ شروع ہوئی کہ وہ خود اور ان کے حکم سے ان کے تمام گورنر خطبوں میں برسرِ منبر حضرت علیؓ پر سب وشتم کی بوچھاڑ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ مسجد نبوی میں منبر رسولؐ پر عین روضہ نبوی کے سامنے حضورؐ کے محبوب ترین عزیز کو گالیاں دی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ کی اولاد اور ان کے قریب ترین رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے۔ کسی کے مرنے کے بعد اس کو گالیاں دینا شریعت تو درکنار انسانی اخلاق کے بھی خلاف تھا اور خاص طور پر جمعہ کے خطبہ کو گندگی سے آلودہ کرنا تو دین واخلاق کے لحاظ سے سخت گھناؤنا فعل تھا" (خلافت و ملوکیت، ص ۱۷۴، طبع ۲۳)

مودودی صاحب نے حضرت امیر معاویہؓ پر یہ بالکل جھوٹا الزام لگایا ہے، مودودی صاحب نے اس جگہ تاریخ کی کتابوں سے پانچ حوالے دے کر یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ یہ بات صحیح ہے، حالانکہ ان کتابوں میں یہ بات بالکل نہیں ہے، اس بارے میں مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ: "ہم نے ان میں سے ایک ایک حوالہ کو صرف مذکورہ صفحات ہی پر نہیں بلکہ ان کے آس پاس بھی بنظر غائر دیکھا، ہمیں کسی بھی کتاب میں یہ کہیں نہیں ملا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود حضرت علیؓ پر برسرِ منبر سب و شتم کی بوچھاڑ کرتے تھے"

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

(حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق، ص ۳۳)

مودودی صاحب اور نام نہاد جماعت اسلامی کے اکثر کارکنوں کو حضرت عثمان غنیؓ اور امیر معاویہؓ سے بغض ہے۔ اختصار کی وجہ سے مودودی صاحب کا حضرت عثمانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ پر صرف ایک، دو الزام ذکر کیے ہیں، باقی مودودی صاحب نے تو اپنی کتاب "خلافت وملوکیت" میں حضرت عثمان غنیؓ اور امیر معاویہؓ پر بہت زیادہ جھوٹے الزامات لگائے ہیں، ترمذی شریف میں باب مناقب عثمان میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازہ پر تشریف لائے مگر اس کا جنازہ نہ پڑھا اور فرمایا کہ انہ کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ"۔ (ترجمہ: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے) اور حضرت معاویہؓ وہ صحابی رسول ہیں جن کے بارے میں ترمذی شریف میں روایت ہے کہ "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہؓ کیلئے خصوصی دعا کی کہ: اللہم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ"۔ (ترجمہ: اے اللہ معاویہ کو ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت نصیب کر۔) علامہ شہاب الدین خفاجیؒ فرماتے ہیں کہ: "ومن یکون یطعن فی معاویۃ فذلک کلب من کلاب الھاویہ" (شیم الریاض)۔ (ترجمہ: جو بھی حضرت معاویہؓ پر طعن کرتا ہے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔)

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

ام المومنین حضرت عائشہؓ اور ام المومنین حضرت حفصہؓ کی گستاخی

☆"وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کچھ زیادہ جری ہوگئیں تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زبان درازی کرنے لگی تھیں۔"

(ہفت روزہ ایشیا لاہور، ۱۹ نومبر 1976ء بحوالہ دو بھائی ص ۵۸)

اگر کوئی کہتا کہ "مودودی صاحب کی بیوی مودودی سے زبان درازی کرنے لگی تھی" تو کیا اس جملہ سے مودودی صاحب اپنی بے عزتی نہ سمجھتے؟

مودودی صاحب کے نزدیک تقلید گناہ سے بھی شدید تر چیز ہے

☆"میرے نزدیک صاحب علم آدمی کے لئے تقلید ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے۔"

(رسائل و مسائل، حصہ اول، ص ۲۴۴، طبع دوم)

مودودی صاحب نے صاحب علم کے لئے تقلید کو ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے شدید تر چیز (یعنی کفر اور شرک) قرار دیا۔ کیا امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام عبداللہ بن مبارکؒ، امام زفرؒ، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ، امام ابو داؤدؒ، شاہ ولی اللہؒ، شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ اور ان کے علاوہ تمام اکابر علماء دیو بند تقلید کی وجہ سے گناہ سے شدید تر چیز کفر و شرک کے مرتکب ہو گئے؟ اناللہ وانا الیہ راجعون

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودیت

مودودی جماعت کے بارے میں
علماء کرام کے فتاویٰ

فقیہ العصر حضرت والا مفتی رشید احمدؒ فرماتے ہیں کہ:

"جماعت اسلامی اہل سنت سے خارج ہے اور اپنے مخصوص عقائد کی وجہ سے عام مسلمانوں سے الگ ایک مستقل فرقہ ہے، ان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون جائز نہیں، ان میں رشتے کرنا جائز نہیں، ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔" (احسن الفتاویٰ، ج ۱، ص ۳۲۹)

مفتی اعظم دار العلوم دیوبند مفتی محمودؒ فرماتے ہیں کہ:

"مولانا ابو الاعلیٰ مودودی اور انکی جماعت کے لٹریچر میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اہل سنت والجماعۃ کے خلاف ہیں۔ کچھ باتیں معتزلہ کی، کچھ خوارج کی، کچھ شیعوں کی، کچھ غیر مقلدین کی اور کچھ منکرین حدیث کی ہیں۔" (فتاویٰ محمودیہ، ج ۲، ص ۱۴۴)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر قائم رکھے، ہر قسم کے فتنوں سے اور خاص کر فتنہ مودودیت "نام نہاد جماعت اسلامی" کے فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

مودودی صاحب اور اُنکے نظریات

علمائے حق کی نظر میں

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ نے اپنے ایک طویل خط میں مودودیت کے بارہ میں قرآن وحدیث کی روشنی میں جائزہ لیا ہے جو اپنے موضوع پر علماء حق کے مسلک اعتدال کا ترجمان ہے اس مکتوب گرامی میں سے چند اقتباسات نقل کئے جاتے ہیں تاکہ صراط مستقیم کے متلاشی حضرات کیلئے دین کی صحیح فہم اور تدبر کی راہ ہموار ہو۔ حضرت کا یہ مکتوب گرامی ایک بڑے عالم ومفسر کے نام لکھا گیا اس لئے اس میں علمی پہلو غالب تھا ضرورت کے پیش نظر اس میں تسہیل وتلخیص کردی گئی ہے تاکہ ہر آدمی بآسانی مستفید ہو سکے۔

مودودی صاحب کی تفسیر بالرائے

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میری نگاہ میں لٹریچر میں سب سے زیادہ سخت اور خطرناک چیز مودودی صاحب کی قرآن پاک کی تفسیر بالراء ہے۔ جس کے متعلق وہ خود اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ انہوں نے اس میں منقولات (اسلاف سے نقل کردہ مواد) کی طرف التفات کی ضرورت نہیں سمجھی وہ اپنی تفسیر کی ابتداء میں لکھتے ہیں کہ "اس میں جس چیز کی کوشش میں نے کی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کو پڑھ کر جو مفہوم میری سمجھ میں آتا ہے اور جو اثر میرے قلب پر پڑتا ہے۔ حتی الامکان جوں کا توں اپنی زبان میں منتقل کردوں"۔ (ترجمان محرم ۱۶ھ ص ۲)

اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ مودودی صاحب اس کو صرف اپنی ذات تک نہیں بلکہ اپنی ساری جماعت کو اس طریقے پر چلانا چاہتے ہیں وہ تعلیم کی اصلاح کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

اس طرز تعلیم کو بدلنا چاہئے قرآن وسنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر وحدیث کے پرانے ذخیرے سے نہیں ان کے پڑھانے والے ایسے ہونے چاہئیں جو قرآن وحدیث کے مغز کو پا چکے ہیں"۔ (تنقیحات)

ان الفاظ کو بہت غور وفکر سے پڑھئے اور سوچئے کہ دین کہاں جارہا ہے اور وہ جماعت کہاں جائے گی جو تفسیر وحدیث کے پرانے ذخیروں سے بچا کرلے جائے گی۔

الداعی الی الخیر بندہ ناچیز فہد علی

مودودیت

مودودی فرقہ کے عقائد کیا ہیں؟

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: مودودی فرقہ کیا ہے اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے ماننے والوں کو مودودی کہا جاتا ہے، یہ لوگ امت میں کسی کو حتی کہ حضرات صحابہ ﷺ کو بھی تنقید سے بالاتر نہیں سمجھتے، قرآنِ کریم کی تفسیر بالرائے کرتے ہیں، اسلاف کرام کی توہین کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ (مودودی صاحب کی تصانیف مثلاً: تفہیم القرآن، رسائل ومسائل، تفہیمات، وغیرہ اس پر شاہد ہیں) اس لیے یہ فرقہ گمراہ ہے۔...... حالاں کہ:

الف: - (صحابہ معیارِ حق ہیں) ﴿أُولٰئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا﴾ [الانفال: ٤]

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ [البقرة: ١٣٧]

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْا اَنُؤْمِنُ كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاءُ، اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ﴾ [البقرة: ١٣]

والصحابة كلهم عدول مطلقاً لظواهر الكتاب وسنة وإجماع من يعتد به. (مرقاة المفاتيح ٥/١٧)

ليس في الصحابة من يكذب وغير ثقة. (عمدة القاري ٢/١٠٥)

عن عبد الله بن عُمر رضي الله عنهما قال: "من كان مستنا فليستن بمن قد مات، أولٰئک أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كانوا خير هٰذه الأمة أبرها قلوباً وأعمقها علماً وأقلها تكلفا، قوم اختارهم الله لصحبة نبيه صلى الله عليه وسلم ونقل دينه فتشبهوا بأخلاقهم وطرائقهم، فهم أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كانوا على الهدى المستقيم والله رب الكعبة". (الحلية الأولياء لأبي نعيم الأصفهاني ١/٣٠٥، حياة الصحابة ١/٢٣)

ب: - (اسلاف کی توہین حرام ہے) من أبغض عالماً من غير سبب ظاهرٍ خيف عليه الكفرُ. (شرح الفقه الأكبر ١٧٣)

ولو قال للفقيه دانش مندک، إن لم يكن قصده الاستخفاف بالدين لا يكفر، وإن كان يكفر. (خلاصة الفتاوىٰ ٤/٣٨٨)

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سباب المسلم فسوق. (رواه مسلم ١/٥٨)

وقال الشامي: إهانة أهل العلم كفر على المختار. فتاوىٰ بديعية. (شامی كراچی ٤/٧٢، بزازية ٦/٣٣٦، شرح الفقه الأكبر ١٧٣، مجمع الأنهر ١/٦٩٥، هندية ٢/٢٧١، الفتاوىٰ التاتارخانية ٥/٥٠٨ كراچی، المحيط البرهاني ٥/٥٦٩، فتاوىٰ محموديه ڈابهيل ٢/٥٢١)

ج: - (تفسیر بالرائے جائز نہیں ہے) عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار. (سنن الترمذي ٢/١٢٣، سنن أبي داؤد ٢/١٥٨، مشكوٰة المصابيح ١/٣٥)

عن جندب رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قال في القرآن برأيه فأصاب فقد أخطأ. (سنن الترمذي ٢/١٢٣، سنن أبي داؤد ٢/١٥٨، مشكوٰة المصابيح ١/٣٥) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۱۲/۲/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح: شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

الداعی الی الخیر بندہ ناچیز فہد علی

تفہیم القرآن پڑھنے کا حکم؟

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: احقر سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر ''تفہیم القرآن'' کا مطالعہ کرتا ہے، جس سے مجھے دین کے سمجھنے اور عقیدہ کے اعتبار سے بے انتہا فیض پہنچا ہے، ویسے اور تفاسیر بھی میرے مطالعہ سے گذریں؛ لیکن جو فیض مجھے اللہ ورسول کے احکام کو سمجھنے میں تفہیم القرآن سے ہوا اور تفاسیر سے نہیں، ویسے اوروں سے بھی ہوا، مگر تسلی وتشفی بخش جو سکون قلبی مولانا مودودیؒ کی تفسیر سے ہوا اس کے مقابلہ میں اوروں سے وہ نہ ہوا، اس میں احقر کی نظر میں کافی خوبیاں ہیں، مگر دو خوبیاں ایسی ہیں جنہوں نے مجھے اللہ کے دین سمجھنے پر اکسایا: ایک یہ کہ اس میں نقشہ جات موجود ہیں، دوسرے کسی بارے میں قرآنِ کریم سے کسی وقت جو کچھ دین کے بارے میں سمجھنا چاہتا ہوں، تو آخر میں جو فہرست لغت کے طریقہ پر دی ہے اس سے مجھے کافی استفادہ ہو رہا ہے، اور اللہ کے حکم اور رسول کے طریقہ پر گامزن ہونے کو دل راغب ہوتا جا رہا ہے؛ لہٰذا عنداللہ جواب سے نوازا جائے کہ آیا اس کا مطالعہ یا اس کا پڑھنا صحیح ہے یا غلط؟ یعنی خادم اس کو پڑھے یا نہیں؟ احقر خدا کے فضل سے حافظ قرآن بھی ہے، بچوں کو تعلیم دینا میرا کام ہے، سلیم پور میں ایک دینی ادارہ بھی چلا رہا ہوں؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: مودودی صاحبؒ کی تفسیر ''تفہیم القرآن'' میں بہت سی چیزیں جمہور اہل سنت والجماعت کے مسلک کے خلاف ہیں، عامۃ المسلمین کا اس کو پڑھنا یا سننا اعتقادی اور عملی گمراہی اور غلطی کا موجب بن سکتا ہے، اس لئے اس سے پرہیز لازم ہے۔

جیسا کہ درج ذیل اقتباسات سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی شانِ اقدس میں مودودی صاحب کی زبان درازی کا ثبوت ملتا ہے:

چناں چہ مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ:

(۱) ''حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بشری کمزوریوں سے مغلوب اور جاہلیت کے جذبے کے شکار ہوگئے''۔ (تفہیم القرآن ۲/۳۴۴، ہود: ۴۶، مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور)

اور حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں لکھا ہے کہ:

(۲) ''حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوئی تھیں''۔ (تفہیم القرآن ۲/۳۱۲-۳۱۳ یونس)

اور حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں لکھا ہے کہ:

(۳) ''داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فعل میں خواہش نفس کا کچھ دخل تھا، اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرماں روا کو زیب نہیں دیتا تھا''۔ (تفہیم القرآن ۴/۳۲۷ ص: ۲۶، مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور، مستفاد: فتاویٰ محمودیہ ڈابھیل ۲/۱۶۸)

اور جہاں تک دین الٰہی کو سمجھنے کی بات ہے تو اس کے لئے دینیات پر بہت ساری کتابیں جو عین جمہور اہل سنت والجماعت کے مسلک کے مطابق موجود ہیں، اس کے مطالعہ سے دین کی فہم اور آسان ہے: اس لئے بہتر یہ ہے کہ آپ قرآن فہمی کے لئے تفسیر ''معارف القرآن'' مؤلفہ: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، ''بیان القرآن'' مؤلفہ: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، ''تفسیر مظہری'' مؤلفہ: حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔ (مستفاد: فتاویٰ محمودیہ ڈابھیل ۲/۱۶۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۶/۳/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح: شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

الداعی الی الخیر بندہ ناچیز فہد علی

مودودیت اوران کے کتابوں کا مطالعہ

سوال: کیا مودودی کافر ہے اور مودودی کے بعض متبعین جو عقیدہ مودودیت نہیں رکھتے مگران کیلئے اشاعت اور کوشش کرتے ہوں تو ایسے آدمیوں کا کیا حکم ہے؟ اور مودودی کتابوں کا مطالعہ ہمارے لئے کیسا ہے؟

المستفتی: محمد اسلم چمن بلوچستان

الجواب: مودودی صاحب اہل ہوئی ہے لیکن کافر نہیں ہے کیونکہ ضروریات دین سے منکر نہیں ہے۔ لیکن بکثیر سواد اور جدید تعلیم یافتہ طبقے پر قبضہ کرنے کیلئے دین میں تجدید اور تحریف کا شکار ہوا ہے۔ اوران کے متبعین جو یہ عقائد نہیں رکھتے ہوں۔ اہل ہوئی تو نہیں لیکن مداہن ضرور ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ مودودی صاحب کے تفردات پر نہ خود گرفت کر سکتے ہیں اور نہ دوسروں کے گرفت کو برداشت کر سکتے ہیں بلکہ الٹا مقابل بن جاتے ہیں۔ اور دین سے ناواقف اور غیر راسخ مسلمان اشخاص کیلئے مودودی صاحب کے کتب کا مطالعہ مضر ہے۔ فقط

مودودی کے خلاف فتوے اصولی ہیں جذباتی نہیں

سوال: بعض لوگ یہ افواہ پھیلا رہے ہیں۔ کہ مولانا احمد علی لاہوری کا مودودی صاحب کے خلاف فتویٰ تحقیق پر مبنی نہ تھا اور مولانا شیخ الحدیث عبدالحق صاحب اپنے فتوے سے دستبردار ہو چکے ہیں۔ تو علماء دیوبند نے مودودی کے خلاف جو فتوے دئے تھے تو کیا یہ فتوے وقتی تھے یا شریعت کے روشنی میں اصولی تھے؟

المستفتی: مولانا عزیز الرحمٰن فاضل دیوبند ڈھکی چارسدہ ...... ۲۸ رشعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب: یہ افواہ غلط ہے۔ ان اکابر کے فتوے اصولی تھے وقتی اور جذباتی نہیں تھے ہم مودودی صاحب اوران کے تفردات سے بیزار ہیں۔ ﴿۱﴾

مودودی صاحب کی تقلید اور اجتہاد کی وضاحت

سوال: محترم فخر الاماثل والاقران قدوۃ السالکین والعارفین شیخ الحدیث صاحب مدظلہ در عہد حاضرہ بعض مودودی را مجتہد گویند! سوال آنکہ مودودی واقعۃ مجتہد است و در عہد حاضرہ قابل صحیح اجتہاد سلف موزون فرماید یا نہ؟ مودودی مقلد است یا غیر مقلد؟

المستفتی: رحمٰن الدین تالاش ضلع دیر

الجواب: مولانا مودودی نہ ائمہ اربعہ کا مقلد ہے اور نہ اہل حدیث کے مسلک کے ساتھ موافق ہے۔ بلکہ وہ ایک چھٹے مذہب کا مالک ہے۔ اور مودودی صاحب ممیزین کے رتبہ کو نہیں پہنچا ہے۔ تو مجتہد کس طرح ہو جائیگا۔ فقط

مودودی اور اسکے اتباع کافر نہیں البتہ الحاد میں مبتلا ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین (۱) بعض لوگ مودودی کو کافر، مرتد اور زندیق کہتے ہیں تو براہ کرم ایک آدمی پر کفر کا فتویٰ چسپاں کرنا کہاں تک درست ہے مفسرین اور محدثین نے تو کفر ہونے میں بہت احتیاط کیا ہے؟ (۲) بعض لوگ کہتے ہیں کہ جماعت اسلامی والوں کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے ان کے ساتھ غمی وشادی، قربانی وغیرہ کرنا حرام اور مکروہ ہے۔ یہ کہاں تک درست ہیں؟ وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: محبوب علی صوابی ...... ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

الجواب: (۱) کفر کا دارومدار ضروریات دین سے انکار کرنے پر ہے اور چونکہ مودودی صاحب ضروریات دین سے منکر نہیں ہیں لہٰذا وہ کافر نہیں ہے۔ البتہ بعض بے احتیاطیوں اور گستاخیوں کیوجہ سے ان پر کفر کا خطرہ موجود ہے۔ (۲) مودودی صاحب اور اس کے ہم خیال لوگوں کے پیچھے اقتداء نہ کرنا چاہیے کسی صحیح العقیدہ امام کے پیچھے اقتداء کرنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ اگرچہ کفر میں داخل نہیں ہوئے ہیں لیکن الحاد میں ضرور مبتلا ہیں۔

الداعی الی الخیر بندہ ناچیز فہد علی

مودودی صاحب کی کتابیں پڑھنا؟

سوال (۴۸): -کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: مودودی صاحب کی کتابیں پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ کیا ان کی کتابیں پڑھنے سے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: جی ہاں مودودی صاحب کی کتابیں پڑھنے سے گمراہی کا صرف اندیشہ ہی نہیں؛ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان کی تصنیفات استفادہ کی نیت سے پڑھنے والا عموماً آزاد مزاجی اور علماء سلف کی طرف سے بداعتمادی کا شکار ہو جاتا ہے، جو ضلالت وگمراہی کا اولین مرحلہ ہے، تفسیر بالرائے، تنقید انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، مذمت تقلید اور ہر معاملہ میں جدت پسندی مودودی صاحب کی تصانیف میں جگہ جگہ نظر آتی ہے۔ (احسن الفتاویٰ ۱/۳۰۸-۳۱۴، فتاویٰ محمودیہ میرٹھ ۴/۱۳۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۲۸/۲/۱۴۱۴ھ

الجواب صحیح: شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

مودودی لغزشات اور انکا اقتداء

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ مودودی نے خلافت وملوکیت میں جو کچھ تحریر کیا ہے کیا وہ صحیح ہے یا محض الزامات ہیں؟ اور نیز صحابہ، انبیاء، تابعین، صالحین حتیٰ کہ اکابرین دیوبند تک کے لوگوں کے بارے میں جو کچھ کہا ہے کیا وہ صحیح ہیں یا الزامات؟ اگر یہ باتیں واقعی مودودی صاحب نے لکھی ہوں تو پھر ان لوگوں کے ساتھ تعلقات رکھنا، نکاح اور ان کے پیچھے نماز وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: عتیق الرحمٰن پشاوری......۱۱/۳/۱۹۷۰ء

الجواب: مودودی صاحب کے زعمی تحقیقات تمام کے تمام لغزشات ہیں جو کہ اکابر علماء نے تحریر اور تقریر کے ذریعے واضح کی ہیں۔ مودودی صاحب کی یہ عادت ہے۔ کہ شاہراہ کو چھوڑ کر شواذ کو مذہب بناتا ہے۔ مودودی صاحب اپنے لئے زبان حال سے عصمت ثابت کرتا ہے۔ لیکن معصومین پر طعن کو جائز رکھتا ہے مودودی صاحب کے مصنفات کا تاثر سلف پر بے اعتمادی اور صرف اس پر اعتماد ہے خلافت وملوکیت کا تاثر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم پر بدظن ہونا ہے۔ جس سے وہ خود بھی تباہ ہو گیا۔ اور دوسروں کو بھی تباہ کرتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ مودودی صاحب پر کفر کا خطرہ ہے اور بلاشک ضال اور مضل ہے اس کے پیچھے اور اس کے ہم خیال لوگوں کے پیچھے اقتداء نہ کرنا چاہیئے۔ فقط

الداعی الی الخیر بندہ ناچیز فہد علی

مودودی صاحب کی مندرجہ ذیل تحریر پڑھ کر فیصلہ کیجیے
کہ یہ اہلِ سنت ہیں یا معتزلی

جماعت اسلامی پاکستان
۵-اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور

حوالہ 227/12
تاریخ 9.1.68

محترمی و مکرمی السلام علیکم و رحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا۔ مرزائیوں کی لاہوری جماعت کفر و اسلام کے درمیان معلق ہے۔ یہ نہ ایک مدعی نبوت سے بالکل برأت ہی ظاہر کرتی ہے کہ اس کے افراد کو مسلمان قرار دیا جا سکے۔ نہ اس کی نبوت کا صاف اقرار ہی کرتی ہے کہ اس کی تکفیر کی جا سکے۔

خاکسار
غلام علی
معاون خصوصی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

یہ جواب میری ہدایات کے مطابق ہے
ابوالاعلیٰ

طالبِ دعا : فہد علی

مودودی صاحب اور اعتزال

اہلِ سنت کے تمام مسالک اس پر متفق ہیں کہ ایمان اور کفر کے درمیان کوئی درجہ نہیں۔ ہر انسان یا مسلمان ہوگا یا کافر۔ اہلِ سنت کے خلاف صرف معتزلہ اسکے قائل ہیں کہ انسان ایمان اور کفر کے درمیان معلق بھی ہو سکتا ہے بعینہٖ یہی عقیدہ مودودی صاحب کا ہے، چنانچہ آپ نے لاہوری مرزائیوں کو بھی ایمان اور کفر کے درمیان لٹکا رکھا ہے جبکہ تمام اہلِ سنت کے علاوہ اہلِ بدعت اور شیعہ تک بھی ان کے کفر پر متفق ہیں۔

———— مودودی صاحب کی تحریر کا عکس آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں







telegram.me/sarbakaf
@sarbakaf

جماعت اسلامی

سوال : مودودی صاحب اور ان کی جماعت شفاخانوں اور دوسرے رفاہی کاموں اور منظم تحریک کے ذریعہ عوام میں جاذبیت پیدا کر رہی ہے اور اکثر نو تعلیم یافتہ لوگ صرف انہی خوبیاں کو دیکھ کر اسے صحیح اسلامی جماعت سمجھتے ہیں اور ان کی طرف مائل ہو جاتے ہیں لہذا مفصل بیان فرما کر امتِ مسلمہ کی رہبری فرمائیں کہ کیا جماعتِ اسلامی واقعۃً وہی اسلام پیش کرتی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا اور کیا صرف مذکورہ بالا خوبیوں کو حقانیت کی دلیل قرار دیا جا سکتا ہے؟ اگر یہ جماعت صحیح راستہ پر نہیں تو اس سے متعلق مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں:

(۱) کیا ان کا شمار اہلِ سنت میں ہے؟ (۲) ان کے ساتھ تعاون جائز ہے؟ (۳) ان میں رشتے کرنا جائز ہے؟ (۴) ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

(۱) جماعتِ اسلامی اہلِ سنت سے خارج ہے اور اپنے مخصوص عقائد کی وجہ سے عام مسلمانوں سے الگ ایک مستقل فرقہ ہے۔

(۲) ان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون جائز نہیں۔

(۳) ان میں رشتے کرنا جائز نہیں۔ اگرچہ نکاح صحیح ہو جائے گا۔

(۴) ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں، اگر کسی مسجد میں اس عقیدہ کا امام ہو تو بااثر حضرات پر اسے علیحدہ کرنے کی کوشش کرنا فرض ہے، اگر مسجد کی منتظمہ امام بدلنے پر تیار نہ ہو تو اہلِ محلہ پر فرض ہے کہ ایسی منتظمہ کو برطرف کر کے دوسری صحیح العقیدہ منتظمہ منتخب کریں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھیں اور ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھیں

اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

۲۸ صفر سنہ ۱۳۸۶ھ

فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ العالی

دعاؤں کا طلبگار: فہد علی

جماعت اسلامی لاہور کے سابق امیر جناب اسعد گیلانی نے ایرانی انقلاب کی حمایت میں یہ بیان جاری کیا، ایران کا اسلامی انقلاب اسلام کی عظمتوں کا امین ہے، یہ بلاشبہ ایک اسلامی انقلاب ہے، اسے کسی خاص فرقہ تک محدود کرنا کم علمی ہے، اگر اسے کسی خاص فرقہ کا انقلاب گردانا گیا، تو پھر شاید قیامت تک اسلامی انقلاب نہ آسکے، کیونکہ مسلمانوں میں ۷۲ فرقے ہیں، اور ہر انقلاب لانے والا آخر کسی نہ کسی فرقہ کا پیروکار ضرور ہوگا، ان خیالات کا اظہار ممبر قومی اسمبلی سید اسعد گیلانی نے اسلام آباد ہوٹل میں منعقدہ انقلاب اسلامی ایران کی ساتویں سالگرہ کی خصوصی تقریب میں کیا۔ وہ اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے، انہوں نے کہا ہمیں فرقہ بندی بھول کر ہر کلمہ گو کو مسلمان کہلانے کا حق دینا ہوگا۔ اگر شافعی، مالکی، حنبلی وغیرہ مسلمان ہیں تو شیعہ ان سے بڑھ کر مسلمان ہیں، کیونکہ اہل تشیع امام جعفر صادق کے پیروکار ہیں، جو امام ابو حنیفہ کے استاد ہیں، اسعد گیلانی نے کہا کہ اسلامی انقلاب ایران کے خلاف بہت سی کتابیں چھپی ہیں اور یہ کتابیں قلیل مدت میں خرید بھی لی جاتی ہیں۔ مگر ہمیں بحیثیت مسلمان یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ان کتابوں کے لکھنے والے اور چھاپنے والے کون لوگ ہیں، یا صیہونی بلاک سے وابستہ افراد کا کام ہے یا پھر ان کے کارندوں کا۔ انہوں نے کہا کہ امام خمینی اس دور کے سب سے بڑے لیڈر ہیں جنہوں نے مشرق و مغرب کی تمام طاغوتی طاقتوں کے مقابل ایک خدا کی قدرت پر انحصار کرنے کا عملی درس دیا۔

جماعت اسلامی کے اسعد گیلانی نے ایران کے نمائندوں اور ایجنٹوں سے تعلقات استوار کرنے کی خاطر انہیں کہا کہ "جماعت اسلامی کو اپنا رفیق سمجھیں، جماعت اسلامی اس ملک میں انقلاب لانے کیلئے چالیس سال سے کوشاں ہے۔" (نوائے وقت راولپنڈی)



جماعتِ غیر اسلامی

اقتباس از **تاریخِ عزیمت**

خیر اندیش: فهد علی



دعاؤں کا طلبگار : فہد علی

مودودی صاحب شیعہ رہنماؤں کی نظر میں

(۱) شیعہ ماہنامہ پیام عمل لاہور دسمبر ۱۹۶۳ء میں عنوان "کیا صحابہ معیارِ حق ہیں" کے تحت دستورِ جماعتِ اسلامی کی وہ دفعہ جس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے معیارِ حق نہ ہونیکا بیان ہے پیش کر کے لکھا ہے :

"یہی تو ہم بھی کہتے ہیں اور یہی ہمارا سب سے بڑا جرم سمجھا جاتا ہے ۔" (پیام عمل ص۱۱)

پھر عنوان "صحابہ مرجع نہیں" کے تحت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعلق مودودی صاحب کی ایک عبارت ترجمان القرآن نومبر سنہ ۱۹۶۳ء سے نقل کر کے لکھا ہے :

"پھر شیعہ کیوں قابلِ گردن زدنی سمجھے جاتے ہیں۔" (پیام عمل)

(۲) تہران میں شیعہ والے مودودی صاحب کی کتابوں کے فارسی تراجم چھاپ رہے ہیں۔

(۳) خمینی کا علانیہ کفر، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے انتہائی بغض و عداوت اور انکی شان میں بہت سخت گستاخیاں کسی پر مخفی نہیں، وہ اپنی کفریات کو بذریعہ تقیہ چھپاتا نہیں ہے بلکہ اپنی کتابوں کے ذریعہ دنیا بھر میں شائع کر رہا ہے۔

ایسے زندیق کے ساتھ مودودی صاحب کی دلی محبت، گہری دوستی اور بہت مستحکم روابط و تعلقات

بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، خود ان کے صاحبزادے اور جماعت کے دوسرے رہنما انکی باہم گہری دوستی کو بہت فخر سے بیان کرتے ہیں، اخباروں اور مستقل کتابوں کے ذریعہ خوب اچھال رہے ہیں، یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں اور دنیا بھر میں ایسی مسلم و مشہور ہے کہ اس کے اثبات کے لئے شواہد پیش کرنے کی کوئی حاجت نہیں، تاہم عالم دنیا سے بے خبر حضرات کے لئے مودودی صاحب کے صاحبزادے ڈاکٹر احمد فاروق کی شہادت نقل کی جاتی ہے :

"سب سے پہلے مجھے ایران کے سفیر کا فون موصول ہوا تھا، انھوں نے پیشکش کی تھی کہ وہ میت کو لاہور پہنچانے کے تمام انتظامات کرنے کو تیار ہیں، ہم علامہ خمینی، ایرانی سفیر اور ایرانی عوام کے شکر گزار ہیں، علامہ خمینی کے ساتھ مولانا مودودی کے دیرینہ تعلقات تھے، علامہ خمینی نے ۱۹۵۰ء میں مولانا مرحوم کی متعدد کتابوں کا فارسی ترجمہ کر کے انھیں اپنے مدرسہ کے نصاب میں شامل کیا تھا ۱۹۶۳ء میں انھوں نے حج کے موقع پر مکہ میں مولانا مرحوم سے ملاقات کی، اگر ایرانی سفیر کا تعاون حاصل کر لیا جاتا تو تہران میں نماز جنازہ ہوتی جس میں علامہ خمینی بھی شرکت کرتے" (روزنامہ جنگ، ۲۸ ستمبر ۱۹۷۹ء)

ہمیں سب ہے یاد زرا زرا

روزنامہ نوائے وقت میں ایرانی انقلاب کے قائد خمینی کے بارہ میں جماعت اسلامی کے راہنما میاں طفیل محمد کا بیان ملاحظہ فرمائیے "چوہدری اسلم سلیمی نے بتایا کہ میاں طفیل محمد اور اسلامی تحریکوں کے نمائندوں نے تہران میں آقائے خمینی کی امامت میں نماز ادا کی، انہوں نے کہا کہ آقائے خمینی دنیا کے مسلمانوں کے راہنما ہیں" (روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۲۵ مارچ ۱۹۷۳ء)

خیر اندیش: فہد علی